سوال

اصل بقاء طہارت ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جب انسان وضو کرے اور کچھ وقت گزرنے کے بعد نماز کا وقت ہو جائے اور وہ بھول جائے کہ وہ طاہر ہے یا نہیں تو کیا اس کے لئے وضوء کرنا لازم ہے؟ اس صورت حال میں وہ کس بات پر بنیاد رکھے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب انسان وضوء کرے اور کامل وضوء کرے تو وہ حالت طہارت میں ہی ہو گا خواہ کتنا وقت گزر جائے اور اگر اسے وضوء کے ٹوٹنے کے بارے میں شک ہو تو اس شک کے بارے میں کوئی التفات نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ اسے یقین یعنی طہارت پر بنا کرنا ہو گی۔ کیونکہ حدیث میں ہے کہ جس کے راوی عبداللہ بن زید ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی نے شکایت کی کہ اسے خیال آتا ہے۔ کہ وہ نماز میں کوئی چیز محسوس کر رہا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لا ينصرف حتى يسمع صوتا او يجد ريحا (صحيح بخاري ح: ۱۷۷)

''اس وقت تک کوئی شخص نماز سے نہ پھرے جب تک آواز نہ سن لے یا بدبو محسوس نہ کرے۔''

اس حدیث کی بنا پر ہم یہ کہتے ہیں کہ جب وضوء پر ایک وقت گزر جائے اور اسے شک ہو کہ اس کا وضوء برقرار ہے یا ٹوٹ گیا ہے۔ تو اسے چاہیے کہ اس صورت میں نماز پڑھ لے۔ اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ اصل بقاء طہارت ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص304